بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹م
ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۱ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۲۷ رجب ۱۳۸۶ھ ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۶۲

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۱۰ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمد آباد اسٹیٹ (ضلع تھرپارکر) تشریف لے جانے کی غرض سے کل صبح نو بجے کے بعد بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہوئے۔ اہلِ ربوہ حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ پونے نو بجے تک احباب ہزاروں کی تعداد میں آ جمع ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے نو بجے اسٹیشن پر تشریف لائے، اور جملہ احباب کو جو قطاروں میں کھڑے ہوئے تھے ازراہِ شفقت شرفِ مصافحہ بخشا۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں اسٹیشن پر موجود ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور ہزاروں احباب کی دلی دعاؤں کے درمیان گاڑی میں سوار ہوئے اور جونہی گاڑی حرکت میں آئی، احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر حضرت امیر المومنین زندہ باد خلافتِ احمدیہ زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور کو پورے احترام اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کیلئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

—● ربوہ ۱۰ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حیدر آباد ڈویژن اور کراچی کے دورہ پر روانہ ہونے سے قبل اس عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

—● لاہور جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہوئی ہے محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ اچھی ہو رہی ہے۔ درد میں بھی کمی افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے صحت کی ترقی کی رفتار بہت کم ہے۔ احباب توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان نے اپنی حیلہ سازیوں سے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں

جب تک وہ ان سب کو ترک کر کے وحدہٗ لاشریک کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اس نے حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا

دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی آرام و آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دیکھو دراصل ربنا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ ربنا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربوں کو جو اس نے پہلے بنائے تھے اس سے بیزار ہو کر اس رب کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ رب کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغا بازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے رب ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوتِ بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے رب ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال یا دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا رب ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں ارباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد، لاشریک، بےچون اور حقیقی رب کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور ربنا کی پُردرد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے، تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔

پس جب ایسی دل سوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ ربنا یعنی اصلی اور حقیقی رب تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بہکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدقِ دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں، تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔

غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے جب تک انسان کے دل سے دوسرے رب اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل جاوے، تب تک حقیقی رب اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

تحریکِ جدید کے نئے سال کا وعدہ اولین فرصت میں

اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے مخلصین سے توقع فرمائی ہے کہ سالِ نو کے وعدہ جات کم از کم ساڑھے سات لاکھ تک پہنچ جائیں گے اس سلسلہ میں تمام مخلصین جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنے وعدہ جات گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے آقا کے حضور پیش کریں۔ یہ امر بھی مدِنظر رکھیں کہ وعدہ جات مالی حیثیت کے مطابق ہوں یعنی کم از کم ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر وعدہ ضرور ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور نمایاں خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

روزنامہ نوائے وقت ۱۱/۶۶ کی ایک خبر ہے کہ انجمن خدام الصوفیہ گجرات کے سالانہ جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ دینی لائبریریاں اور تحقیقاتی مرکز قائم کیا جائے۔ اور بیرونی ملکوں میں بھیجے جانے والے مبلغوں کی تربیت کا اہتمام کیا جاوے۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اوقاف کی آمدنی ان کاموں میں صرف کی جاوے۔

پہلے تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اب مسلمان اہل علم حضرات کے دلوں میں بھی تبلیغ اسلام کے رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ بات بھی ایک حد تک مستحسن ہے کہ اوقاف کا روپیہ تبلیغ اسلام اور دوسرے دینی کاموں پر خرچ کیا جائے۔ یہاں تک تو واقعی حکومت ہی سے تعلق ہے۔ لیکن ہر بات کے لئے حکومت سے مطالبات کرنا ہماری دانست میں خود ان حضرات کی اپنی بے عملی پر دلالت کرتا ہے۔ ابھی تک یہ لوگ خود تو کچھ نہیں کرنا چاہتے۔ صرف کبھی کبھار حکومت کو جھنجوڑنا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کے دلوں میں ابھی تک تبلیغ اسلام کا صحیح جذبہ اپنے پورے زور کے ساتھ پیدا نہیں ہوا۔ ورنہ انہیں حکومت سے ایسے مطالبے کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حکومت کا منہ نہیں تکا کرتے بلکہ خود ہی کام کا آغاز کر دیتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے کام میں کچھ جان پیدا کر لیتے ہیں۔ تو حکومتیں خود بخود ان کے اچھے کاموں میں مدد کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

وہ کہانی تو آپ نے سنی ہی ہوگی کہ ایک کھیت میں کسی چڑیا نے گھونسلا بنا رکھا تھا۔ فصل پک گئی تو کھیت کے مالک آئے اور باتیں کرنے لگے۔ باپ اپنے بیٹوں سے کہہ رہا تھا کہ گاؤں کے آدمیوں کو بلا کر فصل کاٹ لینی چاہیئے۔ چڑیا کے بچوں نے جب یہ بات اپنی ماں کو سنائی اور کہا کہ اب کہیں اور گھونسلا بنانا چاہیئے۔ تو اس نے کہا ابھی کوئی ضرورت نہیں۔ چند دن گزر گئے۔ مگر فصل کاٹنے کے لئے کوئی نہ آیا۔ پھر ایک دن کھیت کے مالک آئے کہنے لگے گاؤں کے لوگ تو آتے نہیں۔ اب رشتے داروں کو بلانا چاہیئے۔ چڑیا نے جب یہ سنا تو اس نے پھر وہی کہا کہ ابھی یہاں سے جانے کی ضرورت نہیں۔ کچھ دن کے بعد کھیت کے مالک پھر آئے۔ باپ کہہ رہا تھا کہ کوئی رشتہ دار ابھی تک نہیں آیا کل ہم خود سب مل کر فصل کاٹیں گے۔ چڑیا نے جب یہ سنا تو بچوں سے کہنے لگی۔ کہ اب یہاں سے ڈیرا اٹھا لینا چاہیئے۔ چنانچہ وہ بچوں کو لے کر کہیں اور چلی گئی۔ دوسرے دن مالکوں نے فصل کاٹ کر ڈھیر لگا دیئے۔

اس حکایت کا بھی یہی مطلب ہے کہ کسی کام کے لئے دوسروں پر بھروسہ رکھنا ٹھیک نہیں۔ جو کام کرنا ہو خود اس پر لگ جانا چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کامیابی کا ایک گر بتایا ہے۔ فرمایا کہ اگر کوئی کام درپیش ہو تو اس کے حق میں اور خلاف جو دلائل ہوں ان پر خوب غور کرنا چاہیئے۔ اور جب ایک فیصلہ کر لیا جائے۔ تو پھر یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ کوئی ہمارے ساتھ چلتا ہے یا نہیں بلکہ خود چل پڑنا چاہیئے۔ محض قراردادیں پاس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ خاصکر ایسی قراردادیں جن کی تکمیل کا بوجھ حکومت پر ڈالا گیا ہو۔ تبلیغ اسلام جس طرح دوسروں کا فرض ہے اسی طرح علماء کا بھی فرض ہے۔ اگر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تبلیغ اسلام کرنی چاہیئے۔ تو پھر یہ شرط لگانا کہ حکومت یہ کرے وہ کرے کسی طرح مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ حکومت کے سامنے بیسیوں ایسے منصوبے ہوتے ہیں جن کا سر انجام دینا ضروری ہوتا ہے۔

تاریخ پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ تبلیغ کی مہمیں اہل علم حضرات ہی چلاتے آئے ہیں۔ انہوں نے کبھی حکومتوں کا منہ نہیں تکا۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ گزشتہ صدیوں میں تبلیغ اسلام کا کام درویشوں ہی نے سر انجام دیا ہے۔ جو ایک گدڑی ایک کمبل اور ایک پیالہ لے کر گھروں سے نکل پڑتے تھے۔ اور اجمیر جیسے غیر آباد صحرائی علاقوں میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیتے تھے چین سے لے کر انڈونیشیا تک اور سائبیریا سے لے کر افریقہ تک جو اسلام پھیلا ہے۔ وہ انہی درویشوں کی عزیمت کا ہی نتیجہ ہے نہ کہ بادشاہوں کا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض بادشاہوں نے تبلیغ اسلام کے راستہ میں روڑے ہی اٹکائے ہیں۔ الغرض جن اہل علم حضرات نے محسوس کیا ہے کہ غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام ہونی چاہیئے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خود ہی یہ کام شروع کر دیں۔ محض حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے سے کچھ نہیں ہو سکے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی کامیابی اسی حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ وہ کسی حکومت سے استمداد نہیں کرتی بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس راستہ پر ان کو ڈال دیا ہے۔ خود بخود اس پر گامزن ہے۔ اور جو بنیاد ایک واحد شخص نے رکھی تھی۔ آج اس بنیاد پر ایک عمارت بن چکی ہے۔ جو بیج ایک واحد شخص نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے بویا تھا آج وہ ایک درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں دنیا کے تمام براعظموں کے کناروں تک پہنچ چکی ہیں۔ آج تمام ممالک کے اہل فکر مسلمان اکابر نے تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمانوں کی یہی جماعت ہے جو مؤثر طور پر تبلیغ و اشاعت کا کام سر انجام دے رہی ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک تازہ شہادت پیش کرتے ہیں۔

مدینہ یونیورسٹی کے ایک پاکستانی طالب علم ایک وفد کے رکن کے طور پر جو نائیجیریا میں ایک سیمینار میں شامل ہونے کے لئے گیا تھا نائیجیریا میں احمدیت کے اثر و نفوذ کے متعلق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مدینہ میں ایک پاکستانی ساتھی نے مشرقی پاکستان کے ایک قادیانی عالم کی یہ بات مجھے بتائی کہ ان کے خیال میں نائیجیریا عنقریب ایک قادیانی ریاست بن جائے گی۔ تمام نائیجیریا تو نہیں کیونکہ شمالی حصہ میں مساحت کے لحاظ سے نائیجیریا کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ خالص مسلمان علاقہ ہے۔ ہاں مغربی و مشرقی حصوں میں جہاں بھی عیسائیوں کی بہ نسبت مسلمانوں کی واضح اکثریت ہے تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے وسیع اثرات کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے علماء اور تبلیغی مشن کہاں ہیں؟ اگر پاکستان اس تحریک کا فی الوقت منبع بن سکتا ہے۔ تو اسی ملک سے ہمارے علماء صحیح اسلامی دعوت لے کر گم گشتہ راہ قافلوں کے لئے ہدایت کا مینار نہیں بن سکتے!

خدارا آپس کے اختلافات کو چھوڑیئے کہ ان سے آپ کے مراتب و مناصب تو ضرور مستحکم ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کا شیرازہ اور بکھر جاتا ہے۔ اگر آپ کو اپنی دعوت کی حقانیت اور مقصد کی قیمت کا اندازہ ہے۔ تو ایک چھوٹے سے کام سے ہی ابتداء کیجئے صحیح اسلامی دعوت۔ اور قادیانی شکوک و شبہات کے ازالہ پر مدلل لٹریچر کا انگریزی میں ترجمہ کروا کر اسے نائیجیریا اور دوسرے افریقی ممالک کے اسلام پسند حلقوں میں ارسال کیجئے۔ آپ کے حلقہ بگوشوں میں انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی کمی نہ ہوگی۔ صرف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔"

(المنبر لائل پور ۲۱/۲۸ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ)

صاف ظاہر ہے کہ لکھنے والے صاحب نائیجیریا میں احمدیت کی کامیابی سے بہت متاثر ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں غیر احمدی مسلمان اہل علم حضرات کی بے حسی کے سخت شاکی ہیں لیکن ان کی پرواز بھی یہاں تک آ کر رک گئی ہے کہ اور نہیں تو "قادیانیوں" کے خلاف ہی لٹریچر بھجوایا جائے۔ یہ خیال خود اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ احمدیوں کی کامیابی سے سخت بوکھلا گئے ہیں۔ اور پکار اٹھے ہیں کہ

بوکانوا مسلمین

آج ان لوگوں کے دلوں میں بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت دین کا اگر جوش بھی پیدا ہوا ہے۔ تو اس کی تان اس بات پر ٹوٹتی ہے کہ کسی طرح احمدیوں کی مخالفت کی جائے۔ یعنی جو جماعت کام کر رہی ہے اس کے کام میں بھی روڑے اٹکاتے جائیں۔ انا للہ۔ آج یہ اہل علم حضرات کی ذہنیت کیسے کیا ہو چکی ہے۔ پہلے جو درویش گزرے الگ الگ علاقے منتخب کر لیتے تھے۔ اور ایک درویش کے مرید بھی ایک علاقہ میں اکٹھے نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ مختلف درویشوں کے مرید باہم اس طرح سے ایذا دیے کرتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ یہ خلوص بھی ختم ہو گیا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی لوگ صرف "فتنے" اٹھانے ہی میں منہمک ہیں باقی خیر سلا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ کی تلاش افغانستان میں

یہودیوں کی ایک قدیم نوآبادی کا انکشاف

(محترم شیخ عبد القادر صاحب)

افغانستان میں اطالوی ماہرین آثار قدیمہ کا ایک مشن کھدائیوں پر مامور ہے۔ ۱۹۴۶ء میں ایک کتبہ کابل میوزیم میں لایا گیا جس پر عبرانی رسم الخط میں عبرانی اور فارسی کی عبارت کندہ تھی۔ یہ ایک یہودی کا لوحِ مزار تھا جس پر اس کا نام، تاریخ وفات اور یسعیاہ نبی کے صحیفہ کے بعض الفاظ پائے گئے۔ ماہرین اثریات اس کتبہ سے بھانپ گئے کہ یہاں یہودیوں کی کوئی نوآبادی ہے۔ فرانسیسی عالم ڈیوپونٹ سومر نے اس لوح مزار کا سن ۴۵۱۰ پڑھا۔ یہودی تقویم کی رو سے پیدائش عالم کے بعد ۴۵۱۰ سال سے مراد ۷۴۹ عیسوی ہے۔

اس کتبہ کے انکشاف کے سولہ سال بعد اطالوی مشن کو یہ پتہ لگا کہ اس قسم کے بہت سے لوح مزار جام مینار کے علاقہ میں بکھرے ہوئے ہیں۔ اس کوہستان کو "سبز پتھروں کے پہاڑ" کے نام سے مقامی لوگ یاد کرتے ہیں۔ ان پتھروں کو اٹھانا وہ پسند نہیں کرتے۔ اس لئے "جام" گاؤں کے باشندے ان کا اتہ پتہ بتانے سے گریز کرتے رہے۔ مشن کے ایک ماہرِ تعمیرات کو اتفاقاً اس علاقے کا پتہ لگ گیا۔ اسے جو لوحِ مزار ملے وہ اس نے ایک جگہ اکٹھے کر لئے۔ کچھ پتھر وہ اپنے ہمراہ لے آیا باقی مقامی باشندوں نے علاقہ کے گورنر کو پہنچا دئے۔ یہ ۱۹۶۲ء کا واقعہ ہے۔ آئندہ سال اس علاقہ میں ایک باقاعدہ مہم بھیجی گئی اسے ایک پورا سلسلہ اس قسم کے پتھروں کا ملا۔ کتبات کے علاوہ یہودیوں کی نوآبادی کے آثار بھی مل گئے۔ اس علاقہ کی باقاعدہ کھدائی کی سکیم اب زیر غور ہے۔

مذکورہ عبرانی کتبات ماہرین کے زیر مطالعہ ہیں۔ تقریباً دس کتبے پورے طور پر پڑھ لئے گئے ہیں۔ اس سے قبل افغانستان سے آرامی کتبات بھی مل چکے ہیں۔ آرامی زبان بھی یہود کے جلا وطن اسباط عشرہ میں شائع ہو چکی تھی۔ اس زبان کو پاکستان کے شمال مغرب میں پھیلانے والے یہودی اور دوسرے سامی قبائل تھے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ افغانستان کے عبرانی کتبات میں یسعیاہ نبی کے صحیفہ کی بعض عبارتیں درج ہیں۔ ایک عبارت عبرانی بائیبل کے موجودہ متن کی بجائے جسے مسوراتی متن کہتے ہیں۔ وادئ قمران کے متن سے ملتی ہے۔ یروشلم کے مشرق میں وادی قمران کے غاروں سے یسعیاہ نبی کے صحیفہ کے دو نسخے ملے ہیں۔ یہ نسخے پہلی صدی قبل مسیح کے ہیں جبکہ عبرانی بائیبل کا موجودہ متن چھٹی یا ساتویں صدی میں نئے اعراب لگا کر متعین کیا گیا۔ اس تقابل سے ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کتاب مقدس کے مسوراتی متن سے بہت پہلے افغانستان میں یہود آباد ہو چکے تھے۔ ان کے پاس عہدِ عتیق کا جو عبرانی نسخہ تھا وہ مسوراتی متن پر مشتمل نہیں تھا بلکہ وادئ قمران کے متن کے مطابق تھا یعنی کم از کم پہلی صدی قبل مسیح کا متن ان کے ہاں مروج تھا۔

کتبات اور جام مینار کے آثار کے علاوہ کابل کے قریب یہود کے ایک ہیکل کے کھنڈر بھی پائے جاتے ہیں۔ جس کے متعلق افغانستان میں بسنے والے یہود کی روایت یہ ہے کہ یہ بخت نصر کے زمانہ میں جلا وطن ہونے والے یہودیوں کا معبد ہے۔

کتبات کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:۔

عبرانی رسم الخط کا پہلا کتبہ آٹھ فارسی اور بارہ عبرانی الفاظ پر مشتمل ہے۔ متوفی کا نام "یوسف بن موسیٰ یعقوب" کندہ ہے۔

دوسرے کتبہ میں "شاوان بن اسحٰق شادان" کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس کتبہ میں یسعیاہ $\frac{58}{8}$ و $\frac{26}{19}$ کے دو حوالے درج ہیں۔

تیسرا لوحِ مزار "سلمہ داؤد بن سموئیل ابراہیم یہودہ" کا ہے۔ اس میں سموئیل $\frac{21}{9}$ کے الفاظ منقول ہیں۔

چوتھا لوحِ مزار "یعقوب ہیلوی بن سمخا" کا ہے۔ اس میں یسعیاہ $\frac{58}{8}$ کے الفاظ درج ہیں۔

پانچواں لوح مزار "زکریہ بن داؤد" کا ہے۔

چھٹے کتبے میں ۲۶ عبرانی ۴ فارسی ۲ عربی ۲ آرامی کے مشابہ الفاظ درج ہیں۔ ابدی نیند سونے والے کا نام "یوسف سالومو" ہے۔

ساتویں کتبہ میں یسعیاہ $\frac{57}{2}$ کی عبارت درج ہے۔

نمونہ کے طور پر پہلے کتبہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

وفات ادانی اخی حیا قارحنابون
جنت عدن کے باسی کی وفات
میرا پیارا بھائی
زیرک یا عقلمند (انسان)

ایک دوسرے کتبہ میں متوفی کے نام کے بعد "توحو بعدن" کے الفاظ ہیں یعنی جنت عدن کا آرام یافتہ۔

بعض ماہرین علم الحروف کا نظریہ یہ ہے کہ ان کتبوں میں یہودی تقویم درج ہے جس کی رو سے یہ کتبات آٹھویں صدی کے ہیں۔ دوسرے ماہرین نے یونانی تقویم کی رو سے بارھویں صدی ان کا زمانہ متعین کیا ہے۔ باقی کتبات کے مطالعہ کے بعد اصل زمانہ معین ہوگا۔

یہ مسلمہ امر ہے کہ یہود کی یہ نوآبادی ان کتبات کے زمانہ سے بہت پرانی ہے علماء اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایران اور افغانستان میں بنی اسرائیل ایک ہی وقت آباد ہوئے یعنی سائرس اور دارائے اعظم کے زمانہ میں۔

افغانستان میں چونکہ اطالوی ماہرین اثریات کھدائیوں پر مامور ہیں اس لئے عبرانی کتبات کے تحقیقی نتائج روم سے ماہوار جرنل ایسٹ اینڈ ویسٹ East and West میں شائع ہو رہے ہیں۔

پہلا مضمون دسمبر ۶۳ء کے ایشوع میں

Jewish Inscription in Afghanistan

کے عنوان سے شائع ہوا۔

دسمبر ۶۳ء کی اشاعت میں دو مضمون درج ہیں جن میں مزید معلومات پیش کی گئیں۔ اس رسالہ میں عبرانی لوحِ مزار، یہودی نوآبادی کے آثار اور جام مینار کی تصاویر بھی ہیں۔ تیسرا مضمون دسمبر ۶۵ء کی اشاعت میں دیا گیا۔ اس مضمون میں لکھا ہے:۔

"افغانستان میں رہنے والے یہود میں یہ روایت پائی جاتی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ کی نسل میں سے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کابل کے قریب جس ہیکل کے کھنڈر پائے جاتے ہیں وہ بخت نصر کے زمانہ کی ہے لیکن اس علاقہ کے یہود کی تاریخ کے بارہ میں بہت کم معلومات ملتی ہیں۔ ہاں یہ بات یقینی ہے کہ افغانستان کے بنی اسرائیل، فلسطین اور بابل کے یہود سے کٹ کر بہت قدیم زمانہ میں یہاں آ گئے تھے کیونکہ وہ طالمود کو بالکل نہیں مانتے۔ (گویا وہ طالمود کی ترتیب سے پہلے کے افغانستان میں بسے ہوئے ہیں) اندریں صورت ان کے ماضی کو اجاگر کرنے والا کوئی قطعہ بھی بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ امر بہت خوشکن ہے کہ افغانستان سے عبرانی کتبات ملے ہیں۔ امید ہے کہ یہ تاریخی نوادر بہت جلد تحقیق کے لئے دنیا کے سامنے پیش کر دئے جائیں گے۔ بہرکیف ہم صمیم قلب سے اطالوی مشن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جس نے اتنے اہم انکشاف کی بنیاد ڈالی ہے۔" (ص ۱۹۹)

اسی مضمون میں دوسری جگہ لکھا ہے:۔

"یہ امر بہت قابلِ توجہ ہے کہ عبرانی بائیبل کے موجودہ مسوراتی متن کی بجائے ان کتبات میں یسعیاہ نبی کے ایک حوالہ کا وہ متن ملتا ہے جو کہ صحائفِ قمران میں آیا ہے...

شاید یہ ایک اشارہ ہے کہ مسورائی متن کی ترتیب سے بہت پہلے افغانستان کے یہودی اپنے مرکز سے کٹ کر یہاں آباد ہو چکے تھے۔"

ایک دوسرے مضمون میں عبرانی کتبات کو برآمد کرنے والا ماہر لکھتا ہے:۔

آج بیسویں صدی میں بھی افغانستان میں یہودی بسے ہوئے ہیں ہرات کے یہودی افغانستان کی سب سے بڑی اسرائیلی جماعت ہے۔ دوسرے نمبر پر کابل کے یہودی ہیں۔ اغلباً افغانستان کے یہودی ان الواح مزار کے زمانہ سے بہت پہلے یہاں آچکے تھے۔ ایران اور افغانستان میں یہودیوں کے جلاوطن قبائل ایک ہی زمانہ میں آباد ہوئے تھے۔" (ص ۱۹۹)

پھر لکھا ہے کہ

"خراسان اور افغانستان کے یہودیوں کے پاس جو قدیم لٹریچر ہے اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ یہودی یہاں زمانہ قدیم سے آباد ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے آخری باب میں ایک عظیم الشان تحقیق سے دنیا کو روشناس کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ کی تلاش میں افغانستان میں آئے کیونکہ غور کے کوہستان میں بسنے والے افغان بنی اسرائیل کی نسل ہیں۔ آپ نے افغان مؤرخین کے حوالے پیش کئے ہیں جنہوں نے ہرات یا کوہستان غور میں یہودیوں کے آباد ہونے کا ذکر کیا ہے۔ یہ یہودی بخت نصر کے زمانہ میں جلاوطن ہوئے تھے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جہاں سے الواح مزار اور یہودی آبادی کے آثار ملے ہیں۔ یہ غور کا علاقہ ہے۔ غور میں جام مینار کے قریب ایک پہاڑ "گُشں کاک" ہے۔ اس علاقہ میں آثار یہود ملے ہیں۔

افغانستان کے بعد کشمیر میں بھی ایسی الواح مزار ملی ہیں جن پر عبرانی کے مشابہ حروف کندہ ہیں۔ پچھلے دنوں مقبوضہ کشمیر کے (نام نہاد) وزیر اعظم کا ایک بیان اخباروں میں چھپا تھا کہ کشمیر میں بھی یہودی آئے تھے۔ کشمیر میں بہت سے یہودی آثار ہیں جن کی تحقیق کے لئے صادق حکومت نے اسرائیلی ماہرین کی خدمات حاصل کی ہیں۔

ہمارے لئے یہ امر بہت مسرت انگیز ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کے مختلف ابواب ایک زندہ حقیقت بن کر دنیا کے سامنے آرہے ہیں یہاں تک کہ وہ زمانہ بھی آجائے گا جب قبر یوز آسف اپنے اسرار و آثار اُگل دیگی۔ اس طرح کسرِ صلیب کا کام مکمل ہو جائے گا اور مریم اور ابنِ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت وارد ہو گی۔ شرق و غرب میں توحید کی ہوائیں چلیں گی اور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمہ طیبہ پر دنیا متحد ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر لیکچرار تقابل ادیان جامعہ احمدیہ کا میں بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے افغانستان کے کتباتِ عبرانیہ کی طرف میری توجہ مبذول کی اور وہ لٹریچر بھی دیا جس کا خلاصہ اس مضمون میں پیش کیا گیا ہے۔

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ منٹگمری

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

آج ۸ نومبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز ظہر حضرت چوہدری محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعت ہائے ضلع منٹگمری کا جنازہ پڑھا گیا۔ جو علاوہ امیر جماعت ہونے کے کئی اور خصوصیات بھی رکھتے تھے۔ اوّل آنمحترم یکے از اصحاب احمدؑ تھے۔ پھر آپ حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ خاص الخاص خادم سلسلہ احمدیہ کے فرزند اکبر تھے

مزید برآں یہ کہ آپ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے ۱۹۲۴ء کے سفر لنڈن میں شریک ہونے والے حضور کے بارہ حواریوں میں سے ایک تھے۔ آپ کا وجود سلسلہ احمدیہ کا مایہ ناز اور بہت ہی قابلِ رشک وجود تھا۔

اللہ تعالےٰ آپ کو غریقِ رحمت کرے اور جنّت الفردوس میں اعلےٰ مقام نصیب کرے۔ پھر اُخروی زندگی میں بھی حضرت المصلح الموعودؓ کے حواریوں میں شمار فرمائے۔

آپ نہایت کم گو اور سنجیدہ مزاج بزرگ تھے۔ مجھ سے بہت حسن ظن رکھتے تھے۔ اور مجھ سے محبّت خاص رکھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ پھر میں یہ فخر بھی محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے سالہا سال تک آپ کی طبّی خدمت بلا معاوضہ انجام دینے کی توفیق دی۔

اللہ تعالےٰ مجھ پر بھی رحم فرمائے اور میرا انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

خاکسار حشمت اللہ
طبّی خادم سلسلہ احمدیہ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی وفات پر

مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کی قرار دادِ تعزیت

مجلس وقفِ جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا جلال صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے پُر ملال اور اچانک انتقال پر گہرے دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

اگرچہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے نہایت کامیاب اور نیک اعمال سے بھرپور زندگی بخشی تھی تاہم آپ کی اچانک جدائی ایک بہت بڑا جماعتی صدمہ ہے جس سے ہمارے دل ملول اور غمگین ہیں۔

آپ نے جس اخلاص اور تندہی سے اپنے جملہ فرائض کو سرانجام دیا ہے وہ ایک مثالی رنگ رکھتا ہے اور ہمارے دلوں میں اس کی بہت ہی قدر ہے۔ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ اللہم آمین۔

ہم سب کارکنان و ممبران مجلس وقفِ جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مولانا صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کے ساتھ ان کے اس غم میں شریک ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرماوے اور حضرت مولانا صاحب علیہ الرحمۃ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سبکو ان کی تقلید کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

کراچی اور حیدر آباد کے احباب پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اظہارِ خوشنودی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے کراچی اور حیدر آباد کے احباب کے وعدوں کی فہرست محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے پیش کی حضور نے ازراہِ مہربانی ایک ایک دوست کا نام پڑھا اور بعض استفسارات فرمائے اور ان وعدوں پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ان احباب کو دعا سے نوازا اور فہرست پر اپنے قلمِ مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
اللہ تعالےٰ ان سب مخلصین کے ایثار اور قربانی کو قبول فرمائے۔
"صب رنج جان" اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان بھائیوں کو یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے کا ایفاء کر سکیں۔
العبد الفقیر للہِ الغنی۔

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث ۲۵/۱/۶۶"

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

مجلس انصار اللہ کے زعماء مہربانی فرما کر اپنی اپنی مجالس میں یہ جائزہ لیں کہ ماہنامہ انصار اللہ کے کسقدر مزید خریدار مہیا کئے جا سکتے ہیں اور پھر اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کے نتائج سے قائد صاحب اشاعت کو مطلع فرمائیں۔

موجودہ زمانے میں اخلاقی بے راہ روی کا صرف یہی علاج ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم کو باقاعدگی کے ساتھ اور احسن طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ ماہنامہ انصار اللہ نے اسی رنگ میں تربیت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ سالانہ چندہ چھ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی

(مکرم جنید ہاشمی صاحب بی اے)

۱۹۰۲ء تا ۱۹۱۱ء

اس زمانہ میں اکثر قادیان آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ اور چونکہ اس زمانہ میں قادیان میں باقاعدہ ملازمت کا کوئی نظام نہ تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ماتحت "البدر" میں اسسٹنٹ کا کام کرتے رہے لیکن آزاد تھے کبھی گاؤں چلے جاتے کبھی سفر پر۔ چند قابلِ ذکر واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱۹۰۴ء ماہ ستمبر میں حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی کے ساتھ لاہور جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور "لیکچر لاہور" سنا۔ پھر ماہ نومبر ۱۹۰۴ء میں "سیالکوٹ کا لیکچر" سنا۔ وزیر آباد کے ریلوے اسٹیشن پر موقعہ مل گیا اور آپ نے جی بھر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مسائل دریافت کئے۔ یہیں پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے آپ کو قادیان ہجرت کر کے آنے کی تاکید فرمائی۔ ۱۹۰۵ء میں بعد ازاں مولوی غلام رسول صاحبؓ کے ساتھ لاہور جلسہ حمایت الاسلام میں گئے اور بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ملاقات اور خوب بحث کی۔ ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:-

بھول گو ریکی ہیں رہتا۔ کیا ہوا تھا کوئی
ہم قادیاں کے اکمل اور قادیاں ہمارا

جنوری ۱۹۰۷ء میں حضور علیہ السلام نمازِ ظہر کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ نے وہ نظم حضورؑ کی خدمت میں پڑھ کر سنائی جو قبل از نماز آپ نے فی البدیہہ کہی تھی۔ جس کے ایک دو شعر یہ ہیں

آتشِ فرقتِ محبوب نے جب گرمایا
جذبۂ شوقِ زیارت مجھے پھر لے آیا
پھوٹے وہ آنکھ نہ جس میں ہو ترا شوقِ دید
ٹوٹے وہ ہاتھ جو بیعت کو نہ تیری آیا

۱۹۰۶ء سے قبل آپ کئی شہروں اور قصبوں میں سفر پہ گئے۔ جن کی غرض و غایت تبلیغ احمدیت اور حصولِ علم یا تلاشِ معاش معلوم ہوتی ہے۔ ان میں سیالکوٹ۔ جموں۔ لاہور۔ امرتسر۔ فیروز پور۔ ہوشیار پور۔ لدھیانہ اور بعض ریاستیں ہیں۔ ان سفروں اور اپنی بیماریوں کا ذکر بڑے دلچسپ پیرایہ میں ان کی سال بہ سال کی مثنویوں میں موجود ہے۔ ۱۹۰۷ء میں باقاعدہ طور پر اخبار بدر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔ اس سال انہوں نے ضلع گجرات کا تبلیغی دورہ بھی کیا۔ جگہ جگہ مساجد میں جلسے کرا کے تقریریں بھی کیں۔ ڈڈل رجوعہ۔ کھاریاں کے تبلیغی جلسے بڑے کامیاب رہے۔ ایک دفعہ ذکر کیا کہ "ضلع علاقہ گجرات میں پہلا مار کھانے والا احمدی" ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔ ایک جگہ (شاید میاں وڈے کا درس) میں بیس پچیس مولویوں سے "وفاتِ مسیح" پر گفتگو ہو رہی تھی کہ آپ نے فرفر حوالے پڑھنے شروع کر دئے۔ ایک ملاں نے بڑھ کر تھپڑ مار دیا اور کہا۔ "حوالے پڑھتے ہو؟ ہم نے تو کبھی حوالے نہیں دئے!"

۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ وصال سے چند دن قبل آپ ایک نظم کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے پاس لاہور پہنچے لاہور میں بدر کی طباعت کا کام بھی تھا حضور کے جنازہ کے ساتھ قادیان واپس آئے۔ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں قادیان میں کئی مکانات بدلے۔ پہلے حضرت مفتی صاحبؓ کے گھر کے ایک حصہ میں تھے۔ پھر ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مکان کے باورچی خانہ والے کوارٹر میں دو ایک سال رہے۔

۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۰ء

اس سے قبل آپ کے دو بچے جمشید عاقل (تولد ۱۹۰۳ء) اور "خورشید احسن" (تولد ۱۹۰۷ء) ۱۹۰۸ء میں یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے۔ جبکہ والدہ محترمہ اپنے وطن گولیکی میں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دعا سے ۱۹۱۱ء میں اسی "باورچی خانے" میں پیدا ہوا۔ پھر ۱۹۱۳ء میں جنوبی حصہ کے بالا خانے میں شبلی پیدا ہوا۔ ۱۹۱۱ء ستمبر کے مہینے میں حسب خواہش حضرت سیدنا محمود (مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ "تشحیذ الاذہان" میں باقاعدہ طور پر منتقل ہو گئے۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء قیامِ خلافتِ ثانیہ سے ۱۹۶۲ء تک آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایات اور ارشادات کے ماتحت دن رات قلمی جہاد کیا۔ اس میں معاندین و معترضین کے جوابات سلسلہ کے اخبارات کی طبع و اشاعت اور ایڈیٹری اور نظمیں اور مضامین سب شامل ہیں۔ ان کے تفصیلی ذکر کی گنجائش نہیں۔ البتہ ہم گھر والے اتنا جانتے ہیں کہ ہماری والدہ محترمہ جو خود لکھی پڑھی اور استانی تھیں نے ہماری تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا والد صاحب تو دفتر اور سلسلہ کے کام میں اس قدر مصروف رہتے کہ اور کسی بات کا ہوش نہ تھا۔ ۱۹۱۶ء میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خاص عنایت اور تلطف سے برائے نام قیمت پر تشحیذ کے دفتر کی ساتھ والی زمین ہمیں ملی جس پر پہلے کچا۔ پھر غلافی اور پھر دو منزلہ پختہ مکان بنانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اس کے دروازے پر حضرت والد صاحبؓ کا ہی شعر ہے ؎

لاج رکھ لینا الٰہی کوششِ تعمیر کی
میں نے کچھ تنکے چنے ہیں آشیانے کیلئے

۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۹ء

حضرت والد صاحبؓ (جن کو اب سب خاندان کے افراد "پاپا جان" کہتے تھے) کی زندگی کا یہ زمانہ جماعت احمدیہ کے ہر اس فرد کو یاد ہو گا جو اس زمانہ میں بھی نہ کبھی قادیان میں رہا ہے اور یا کم از کم ایک دو دفعہ زیارت قادیان کے لئے آیا ہے اس عرصہ میں "تشحیذ الاذہان" کو ریویو آف اردو میں مدغم کر دیا گیا تھا۔ اور آپ کا عہدہ ناظم طبع و اشاعت تھا۔ جس کے ماتحت الفضل۔ مصباح۔ ریویو اور سن رائز احمدیہ گزٹ وغیرہ اخبارات و رسائل تھے۔ مطبع کی مینیجری اور الفضل کی مینیجری کے علاوہ دیگر تمام مطبوعات کے نگران تھے۔ مضامین تحریر کرنا اصلاح کرنا۔ اور ان کا انتخاب کرنا سب آپ کے سپرد تھا۔ ان تمام اخبارات و رسائل کے پرانے فائل اس پر گواہ ہیں۔

۱۹۲۹ء تا ۱۹۳۸ء

۱۹۳۴ء تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے لیکن اسکے بعد صحت جو اوائل عمر سے ہی مختلف امراض کی وجہ سے بالکل گر چکی تھی جواب دینے لگی عموماً لیٹ کر یا سرہانوں کا تکیہ لگا کر ہی کام کر سکتے تھے۔ اسلئے ۱۹۳۸ء میں ایک ایک کر کے سب کاموں سے دستکش ہو گئے۔

۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۷ء

اس عرصہ کے دوران آپ نے ملازمت سے فراغت حاصل کر لی اور خانہ نشینی اختیار کر لی گھر میں صرف مطالعہ اخبارات و رسائل مذہبی ملک کے مختلف اخبارات روزانہ و ہفتہ وار میں مراسلات اور مضامین بھجواتے رہے جو کبھی ان کے نام سے چھپتے اور کبھی دیگر مختلف ناموں سے۔

مئی ۱۹۳۹ء کو خاکسار کی شادی مبارکہ بنت قاری محمد صاحب کے ساتھ کر دی۔ فروری ۱۹۴۰ء میں ان کا پہلا پوتا عزیزہ جاوید پیدا ہوا۔ ۱۲/۱۳ اپریل ۱۹۴۲ء کو آپ کے والد ماجد حضرت مولانا مولوی امام الدین صاحب فیضؓ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور قطعہ اول صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۶ء

۱۱ر اکتوبر کو قادیان سے بہ امداد شیخ محمد ابراہیم علی صاحب عرفانی ٹرک میں سوار ہو کر ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۷ء لاہور میں ۹ سال مہجورانہ زندگی بسر کی۔

اس عرصہ میں اخبار ملت۔ نوائے وقت امروز ملکی اخبارات میں مسائل فقہ، اسلام پر اور دیگر اخلاقی مضامین وقتاً فوقتاً مختلف ناموں سے یا بغیر نام کے ہی چھپواتے رہے۔ غیر از جماعت حلقوں میں مولانا ظہور بدری" یا صرف ظہورؔ کے نام سے مشہور تھے آپ کے رویت ہلال۔ عیدین اور دیگر متنازعہ مسائل پر مضامین سے بڑے بڑے علماء حیران ہو جاتے تھے اور پوچھتے تھے کہ یہ کون فقیہہ پیدا ہو گیا ہے! اسکے علاوہ بدر قادیان اور المصلح کراچی اور ربوہ کے اخبارات میں کچھ نہ کچھ چھپتا رہا اور آپ نے اس تعلق کو محض یونہی قائم رکھا۔ اپنی نظموں اور اشعار میں قادیان کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھتا۔ ان کی مشہور عام نظم کے چند شعر یہ ہیں ؎

آتی ہیں یاد ہر دم وہ قادیاں کی گلیاں
وہ قادیاں کی گلیاں۔ دار الاماں کی گلیاں
ذکرِ خدا تعالیٰ ہے اک کیف طاری سب پر
ہر دم بھر دسہ رب پر۔ اب وہ کہاں کی گلیاں
وہ پاکباز بچے۔ نیکوں کے اپنے سچے
وہ پختہ کار بوڑھے۔ صاحبقراں کی گلیاں
چالیس سال رہ کر۔ اکملؔ یہ حالِ ابتر
آتی ہیں یاد اکثر دار الاماں کی گلیاں

(باقی)

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

۱۲۷۔ محترمہ شکریہ مصطفیٰ صاحبہ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ چوڑی طلائی ایک عدد

۱۲۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب خالد فرانکفورٹ جرمنی۔ چوڑیاں طلائی دو عدد، انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۲۹۔ محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ بیگم چوہدری عبدالوحید صاحب نسیم ایڈووکیٹ نیلہ گنبد لاہور۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد

۱۳۰۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ عبدالرحمٰن صاحب مولہ آزاد کشمیر۔ کڑے چاندی دو عدد

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

حافظ کلاسز میں گنجائش

نظارت اصلاح وارشاد کے ماتحت مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق دس حافظ کلاسز جاری کی ہیں۔ دو حافظ کلاسز بعض وجوہات سے بند کر دی گئی ہیں۔ اس وقت دو حافظ کلاسز کی گنجائش ہے۔ اگر شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق کوئی جماعت کم از کم پانچ طلبہ قرآن کریم کے حفظ کرنے کے لئے مہیا کرے اور شہری جماعت کے لحاظ سے ۔/۷۵ ماہوار اور دیہاتی جماعت کے لحاظ سے ۔/۳۰ ماہوار ادا کرنے کا پختہ عہد کرے۔ تو نظارت ایسی جماعت میں حافظ کلاس کھول دے گی۔ اور نصف خرچ ادا کرے گی۔ ضرورت مند جماعتیں درخواست مع تصدیق بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل دفتر راولپنڈی میں کلرکوں کی ضرورت

اپر ڈویژن کلرک۔ قابلیت گریجوایٹ عمر ۶۶-۱۱-۱۵ کو ۱۸ تا ۲۵ سال

لوئر ڈویژن کلرک۔ قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۶۶-۱۱-۱۵ کو ۱۸ تا ۲۵ سال

درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۶۶-۱۱-۱۵ معرفت قریبی ایمپلائمنٹ ایکسچینج مشرقی پاکستان کے امیدوار اپنی درخواستیں سی۔ ایم۔ اے۔ ڈھاکہ ۲ کے پتہ پر بھیجیں

(پ۔ ر۔ ٹ ۶۶-۱۱-۲) (ناظر تعلیم)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا ناصر احمد بعمر ۱۴/۱۵ سال ولد محمد یار صاحب سکنہ چک ۲۵/۴۴ براستہ پیر محل ضلع لائلپور جس کا رنگ سانولہ۔ سفید قمیض۔ سبز چادر اور دیسی جوتی پہنے ہوئے عرصہ دو ماہ سے گم ہے۔ سر کے بال سیاہ۔ آنکھیں کالی قد قریباً ۵ فٹ ہے۔ بائیں ہاتھ کی درمیانی تین انگلیاں نہیں ہیں۔ قدرے اونچا سنتا ہے۔ جسکی جماعت کا علم نہیں ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو دفتر امور عامہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش (۶۶-۱۰-۱۳) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے تمام خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ جو رقم ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عہدیداران الجمعیۃ العلمیہ

جامعہ احمدیہ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء

بعد از انتخاب مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے نئے عہدیداران کے طور پر مندرجہ ذیل طلباء کو منظور فرمایا ہے۔

الرئیس (صدر) ۔۔۔۔۔ یوسف عثمان صاحب کامبا الایا درجہ خامسہ

الامین (جنرل سیکرٹری) ۔۔۔۔ عبدالسلام طاہر درجہ ثالثہ

نائب الامین اوّل ۔۔۔۔۔ منصور احمد صاحب عمر " "

" " ثانی ۔۔۔۔۔ محمد اعظم صاحب اکسیر درجہ اولیٰ

الامین عبدالسلام طاہر

الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب ولد اللہ دتہ صاحب ساکن چند بھروانہ ضلع جھنگ کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر محمد عبداللہ صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں یا کسی اور دوست کو اُن کا پتہ معلوم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ڈاکٹر سلیم احمد صاحب نعیم آف ڈگری سندھ آجکل بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(مرزا نفیس احمد کارکن امور عامہ ربوہ)

۲۔ میرے بہنوئی چوہدری غلام علی احمد صاحب آف چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کی آنکھ کا اپریشن سول ہسپتال گوجرہ میں ہوا ہے۔ دعائے صحت کی درخواست ہے۔

(غلام احمد بسرا۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا)

۳۔ خاکسار کے نانا چوہدری عبدالغنی خانصاحب کالکھ گڑھی ناحال بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبدالسمیع خاں ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت /۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ :- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار۔ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اکساب کو نوٹ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۲۸ :-

میں ہاجرہ بی بی بیوہ بدر دین صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند سے لے کر خرچ کر لیا تھا۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں :-

طلائی ڈنڈیاں وزنی نصف تولہ قیمت ... ۶۰
ایک عدد سلائی مشین قیمت ... ۴۰
میزان ... ۱۰۰

مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا متروکہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت آج مورخہ ۱۱/۹/۶۶ سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرح داخل -/۱)

الامۃ :- نشان انگوٹھا ہاجرہ بی بی۔ گواہ شد :- عبداللطیف اوورسیر محلہ دارالرحمت غربی ایریا ربوہ
گواہ شد :- محمد سلیم احمد العلیم خود سیکرٹری ایریا۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۵۲۹ :-

میں محمد لطیف ولد نذیر احمد صاحب قوم باٹھ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے گزارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو جائے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ شرح داخل -/۱) العبد محمد لطیف کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ
گواہ شد محمد صادق نشتر انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد علی احمد کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ۔

خوشخبری مژدہ خوشخبری

ایک نئی تبلیغی کتاب

بُرہانِ ہدایت

عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آ رہی ہے کتاب کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس جماعت کے متعلق یہ پیشگوئی ہے کہ "اللہ تعالیٰ حجت اور برہان کی روح سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا"۔

اس کتاب میں آپ وہ تمام واقعات پڑھیں گے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کرام فدایان اسلام نے ہر میدان مقابلہ میں سر انجام دیئے اور ہر مخالف کا دلائل اور براہین سے منہ بند کر دیا۔ دلچسپ اور مدلل واقعات کا یہ تاریخی مجموعہ آپ جلد از جلد اپنے اور اپنی اولاد کے لئے اور اپنے زیر تبلیغ احباب کے لئے ابھی سے ریزرو کرا لیں۔ پیشگی قیمت فی نسخہ مبلغ ۵ روپے ادا کرنے والے احباب کے اسماء گرامی حسب تجویز دعا و یادگار کتاب میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ ہر کتاب تین صد صفحات اور متعدد فوٹو بلاک پر مشتمل ہو گی۔ المعلن: عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل مؤلف بشارات رحمانیہ ہر سہ و اقوام عالم و ادارہ ایڈیٹر۔ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خان

طاقت صحت اور قبل از وقت

بڑھاپے

کیلئے

سپیشل کورس مجرب اور کامیاب دوا ہے۔ تجربہ کے لئے ایک سو پر مکمل کورس دس روپے سٹاکسٹ لائف میڈیکل سٹور چوک گھنٹہ گھر ملتان ملک نیو میڈیکل سٹور ریلوے روڈ سیالکوٹ۔

تیار کردہ جام ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور

بے بی ٹانک

بچوں کی ہر قسم کی کمزوری سوکھا پن دانت نکالنے کی تکالیف بدہضمی اور سبز پیلے دستوں کی عادت کو دور کرتی ہے۔ کمپوزیشن ہمبرگ سٹیشن ۳۵ کرشنا بلڈنگ ہال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کیمسٹ متصل ڈاکخانہ ربوہ

اعلانِ نکاح

عزیزہ عفت رضیہ بیگم دختر میجر محمد نذیر صاحب بھٹی حال انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کوہاٹ چھاؤنی کا نکاح جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ نے اعجاز محسن ولد چوہدری محمد شریف صاحب گجر موضع فتو کے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام لاہور چھاؤنی پڑھا اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔
(چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت۔ ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز اتوار دو بچیوں اور ایک بچہ کے بعد دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ مولوی محمد منشی خان صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کا پوتا اور چوہدری عبدالسلام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈڈگی گھمناں کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت مند خادم احمدیت لمبی عمر والا اور اسلام کا سپاہی بنائے۔ اس کا نام طاہر جاوید خاں رکھا گیا ہے۔
عبداللطیف خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میرپور۔ آزاد کشمیر۔

حافظ آباد کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم شیخ محمد صدیق صاحب ثاقب ایجنٹ الفضل معرفت سلطیف سائیکل سروس نزد تھانہ کچہری حافظ آباد
سے حاصل فرمائیں (مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (ڈاکٹر گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں ۲۰ گولیاں بیس روپے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ڈویژن وار کیفیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت دُعا!

اخبار الفضل میں اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے مخلصین جماعت کی طرف سے وعدہ جات کی مقدار اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۲ لاکھ روپے سے بڑھ گئی ہے۔ وعدوں کی ڈویژن وار اور صوبہ وار میزان اور ایسے ہی ممالک بیرون کے وعدوں کی میزان حسب ذیل ہے:-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع دیگر اہل بیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۲۰۰۰--	حیدرآباد ڈویژن	۷۰۵۴۷--
اہالیان ربوہ مع وعدہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (مجمل اور تفصیلی ہر دو)	۱۵۰۹۰۰--	خیرپور ڈویژن	۷۹۱۸۷--
سرگودہا ڈویژن باستثناء ربوہ	۱۶۹۳۷۴--	کوئٹہ قلات ڈویژن	۴۵۶۳۳--
لاہور ڈویژن (مجمل اور تفصیلی)	۵۹۲۱۹۱--	کراچی (مجمل اور تفصیلی)	۶۰۰۰۰۰--
راولپنڈی ڈویژن مع چاندہ وقف کردہ	۳۸۵۸۰۰--	میزان مغربی پاکستان	۲۴۴۵۴۶۲--
پشاور ڈویژن و ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن	۷۳۷۷۴--	آزاد کشمیر	۴۶۶۲--
ملتان ڈویژن	۱۳۴۱۴۱--	مشرقی پاکستان	۲۰۸۳۷۴--
بہاولپور ڈویژن	۳۱۹۱۵--	بیرونی ممالک	۵۲۲۹۸۷--
		میزان کل	۳۲۰۱۴۸۵--

مندرجہ بالا اعداد و شمار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور حسب ذیل نوٹ کے ساتھ اطلاع اور دعا کی غرض سے پیش کئے گئے:-

"الحمد للہ کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں قائم کئے جانے والے ادارہ "فضل عمر فاؤنڈیشن" میں احباب جماعت نے اخلاص و بشاشت سے جو وعدے کئے ہیں ان کی میزان ۳۲ لاکھ روپے اور ۳ر اکتوبر ۱۹۶۶ء تک پہنچ گئی ہے۔ حضور ان سب وعدہ کرنے والوں کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص برکتوں سے نوازے اور جن دوستوں نے ابھی تک وعدے نہیں کئے یا اپنی استطاعت کے پیش نظر مزید وعدے کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خاص توفیق دے اور ان وعدوں کی جلد ادائیگی کے لئے ان سب احباب کو خاص قوت عطا کرے۔ آمین۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ وعدہ کنندگان کے لئے دعا فرمائی اور اس رپورٹ پر حسب ذیل بابرکت دعائیہ نوٹ اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا:-

"جس قادر و توانا نے جماعت کو اس قدر اخلاص اور توفیق عطا کی ہے وہ اپنے فضل سے اس اخلاص کو قائم بھی رکھے اور بے شمار رحمتوں سے جماعت کو نوازتا رہے"

مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)

حضور کی یہ دعا وعدہ کنندگان کے لئے یقیناً فرحت و انبساط کا موجب ہوگی اور یقین ہے کہ وہ اپنے اس اخلاص کو قائم رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں سے مستفیض ہونے کے لئے اپنے وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا کرنے کی سعی فرما دیں گے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر عہدہ داران جماعت ہائے مقامی سے گذارش ہے کہ وہ براہ مہربانی ان دوستوں کو بھی جنہوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا جلد از جلد تحریک کر کے ان کے وعدہ جات بھی دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اور اطلاع کے مطابق جن سنگھ کے سیکرٹری جنرل مسٹر دین دیال اپدھیائے کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے جا چکے ہیں اور انہیں آج کسی وقت لکھنؤ میں گرفتار کر لیا جائے گا۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق کل رات ننگے سادھو اور انتہا پسند ہندوؤں نے مسلمان محلوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے انہیں راستہ ہی میں روک لیا۔ اور ہلکا سا لاٹھی چارج کر کے منتشر کرنے کے بعد انہیں دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

● نئی دہلی ۱۰ر نومبر بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے مسٹر نندا کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ بھارتی کابینہ میں ابھی اہم تبدیلیوں کی توقع ہے کل مسز اندرا گاندھی نے صدر رادھا کرشنن سے دوبارہ ملاقات کی۔ خیال ہے کہ انہوں نے کابینہ میں رد و بدل کے متعلق بات چیت کی ہے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ مسز اندرا گاندھی وزیر داخلہ بھی ہو جائیں گی اور مسٹر چوہان کو وزیر دفاع کے ساتھ ساتھ وزیر داخلہ نہیں بنایا جائے گا۔

● نیویارک ۱۰ر نومبر امریکہ کے انتخابات میں صدر جانسن کی ڈیموکریٹک پارٹی سینیٹ اور ایوان نمائندگان دونوں میں اپنی اکثریت برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ لیکن کیلیفورنیا کی گورنرشپ اس مرتبہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اس کے علاوہ دونوں ایوانوں میں ری پبلکن پارٹی نے پہلے کے مقابلے میں زیادہ نشستیں حاصل کی ہیں۔

● پیرس ۱۰ر نومبر بھارت کے امدادی کلب کا اجلاس کل پیرس میں کسی فیصلہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گیا اجلاس کے شرکاء جس وقت بھارتی ماہرین کے نیا پروگرام تخمینوں پر بحث کر رہے تھے۔ اس وقت نئی دہلی میں مسز اندرا گاندھی کی حکومت ایک زبردست بحران کا سامنا کر رہی تھی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ہنگامہ ہو رہا تھا اور ملک کے وزیر داخلہ مسٹر نندا اپنا استعفیٰ لکھنے میں مصروف تھے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۰ر نومبر۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور ملک اقتصادی اعتبار سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ انہوں نے کل راولپنڈی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یقین ظاہر کیا کہ ملک بہت جلد خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا۔ اجناس خوردنی کی کمیابی اور قیمتوں کا بحران عارضی ہے۔ حکومت ان معاملات پر جلد ہی قابو پالے گی۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی قرضہ جات کے ذریعہ ملک نے معاشی اور صنعتی اعتبار سے ترقی کی ہے اور ہمارا ادائیگیوں کا توازن ترقیاتی تناسب کے اعتبار سے بہت کم ہے وزیر خزانہ عقیلی نے دعویٰ کیا کہ اقتصادی ترقی کی موجودہ رفتار اگر جاری رہی تو پاکستان ۱۹۸۵ء تک غیر ملکی امداد سے بے نیاز ہو جائے گا انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ حکومت کی اقتصادی پالیسی کے نتیجہ میں ۲۰ سال تک پاکستان ایک ترقی یافتہ ملک بن جائے گا اور اسے فنی اور مالی امداد کے سلسلے میں کسی غیر ملک کا دست نگر نہیں بننا پڑے گا۔

● نئی دہلی ۱۱ر نومبر تازہ اطلاعات کے مطابق نئی دہلی کے بعض علاقوں میں دوبارہ کرفیو لگا دیا گیا ہے اور گرفتاریاں جاری ہیں اب تک کم و بیش پونے دو ہزار افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان میں پانچ سو سے زیادہ ننگے سادھو اور انتہا پسند ہندو جماعت جن سنگھ کے سربراہ بلراج مدھوک بھی شامل ہیں ایک

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴